ایک فکری مکالمہ

مکالمے میں حصہ لینے والے ممبران

اسد الیاس (ممبر)

عظمیٰ گل (ممبر)

آزاد پنچھی (ممبر)

مصطفیٰ (ممبر)

قدیر قریشی (ایڈمن)

تعارف

کیا روح کا کوئی وجود ہے؟---ایک فکری مکالمہ

یہ ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے انسان کو الجھاتا آیا ہے۔ سائنس، مذہب، فلسفہ اور ذاتی تجربات — ہر ایک اس سوال کو اپنے زاویے سے دیکھتا ہے۔ سائنس کی دنیا کے فیس بک گروپ میں ہونے والی یہ فکری گفتگو اسی سوال کے گرد گھومتی ہے۔ یہ PDF اسی فکری تبادلۂ خیال کا تحریری ریکارڈ ہے۔ اس کا مقصد بحث کو محفوظ کرنا، دیگر ممبران تک پہنچانا اور آئندہ مکالموں کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے۔

یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ یہ بحث کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کے بجائے، سوالات کو بہتر سمجھنے اور غور و فکر کو آگے بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔

انتظامیہ: سائنس کی دنیا

مورخہ: 20 مئی 2025

کیاروح کا کوئی وجود ہے ؟---ایک فکری بحث

سوال:اسد الیاس صاحب (ممبر)

انسان مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟سائنس کی رو سے روح کا کوئی وجود ہے؟ اگر ہے تو روح کا انسان کے مرنے کے بعد کہاں مستقر ہے؟

جواب 1: عظمیٰ گل صاحبہ (ممبر)

روح کا کوئی وجود نہیں، بیسویں صدی کے اوائل میں کچھ افراد کا مرنے سے پہلے اور بعد کا وزن کیا تھا، موت کے فورا بعد وزن میں اکیس گرام کمی آگئی، اسلیے پاپولر کلچر میں روح کا وزن اکیس گرام تصور کیا جاتا ہے، پر اس تحقیق کی ایک صدی گزارنے کے بعد بھی کسی طریقے سے تصدیق نہیں ہو سکی، وہ وزن غالبا پھیپھڑوں میں موجود ہوا کا تھا جو موت کے ساتھ ہی بدن سے باہر آگئی۔

انسان کا بدن لگ بھگ دس کھرب خلیوں کا مجموعہ ہے جن میں سے ہر خلیہ کھربوں ایٹموں کا مجموعہ ہے، موت کے بعد یہ ایٹم بدن کی قید سے آزاد ہو کر کسی اور حیات یا چٹانوں کا حصہ بن جاتے ہیں، یوں سائیکل چلتا رہتا ہے، ہو سکتا ہے آپ کے بدن کے کچھ ایٹم کروڑوں برس قبل کسی ڈائینوسار کے بدن کا حصہ ہوں یا سمندر کی تہہ میں موجود کسی چٹان کا۔یہی حقیقت ہے۔

جواب 2:قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

انسان کا شعور جسے عام طور پر روح کا مرہونِ منت سمجھا جاتا ہے اصل میں انسانی دماغ کی پیداوار ہے۔جب تک انسان کے دماغ میں خون کی گردش جاری رہتی ہے تب تک دماغ کے خلیوں (یعنی نیورونز) کو خوراک اور آکسیجن ملتی رہتی ہے اور وہ کام کرتے رہتے ہیں۔ان خلیوں کی باہمی کمیونیکیشن سے انسان میں شعور (consciousness) جنم لیتا ہے۔

جب کسی بھی وجہ سے دماغ کے خلیوں کو خون کے ذریعے آکسیجن ملنا بند ہو جائے (جو کہ دل کی دھڑکن بند ہو جانے کی وجہ سے، جیسا کہ دل کے دورے سے ہوتا ہے۔یا پھر سٹروک کی وجہ سے جو دماغ میں شریان میں رکاوٹ یا شریان پھٹنے سے ہو سکتا ہے) تو منٹوں میں یہ خلیے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی آپس کی کمیونیکیشن ختم ہو جاتی ہے۔اس کے نتیجے میں انسان پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔اگر تو خون کا دوران چند منٹوں میں دوبارہ شروع کیا جاسکے تو خلیوں

کی موت کو روکا جاسکتا ہے لیکن اگر آٹھ دس منٹ کے اندر دورانِ خون دوبارہ شروع نہ ہو سکے تو اتنے زیادہ خلیے مر جاتے ہیں کہ باقی ماندہ خلیے (اگر کچھ زندہ رہ گئے ہوں) آپس میں دوبارہ کبھی بھی کمیونیکیٹ نہیں کر پاتے۔ اس حالت کو دماغی موت (برین ڈیتھ) کہا جاتا ہے

چونکہ پرانے زمانے میں لوگوں کو دماغ اور دل کے فنکشن کے بارے میں نہیں پتہ تھا اس لیے وہ لوگ برین ڈیتھ کی وجہ نہیں سمجھ پاتے تھے اور چونکہ دل کے دورے یا سٹروک کے دوران مریض کے جسم میں کوئی ظاہری تبدیلی نظر نہیں آتی تھی اس لیئے وہ لوگ موت کی وجہ جاننے سے قاصر تھے۔ شائد اسی وجہ سے قدیم زمانے کے بزرگوں نے روح کا تصور ایجاد کیا تاکہ موت کی کوئی توجیہ کی جاسکے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ تقریباً ہر قدیم زبان میں روح کے لیے جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ کم و بیش وہی لفظ ہے جو سانس کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ قدیم زمانے میں سانس اور روح کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا۔

اس بحث سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دماغ کی موت کے ساتھ ہی شعور ہمیشہ کے لیئے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ باور کرنا کہ مرنے کے بعد بھی ہمارا شعور زندہ رہے گا شائد ایک بچکانہ بات ہے جو اصل میں موت کے خوف اور ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش کی عکاس ہے۔

سوال: آزاد پنچھی (ممبر)

قریشی صاحب آپ کا کہنا ہے کہ شعور دماغ کے زندہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے اگر دماغ مر جائے تو شعور کا بھی خاتمہ ہو جائے گا دماغ زندہ کیسے ہوتا ہے، جب تک خون اس کو پہنچتا ہے، اگر خون بند ہو جائے تو دماغ مر جاتا ہے اب میرا سوال یہ ہے، اگر ایک مردہ شخص کو کسی مصنوعی طریقے سے اس کے دماغ میں خون پہنچانا شروع کر دیا جائے بالکل اس طرح جیسے زندہ ہونے کی صورت میں تھا تو کیا اس شخص کا دماغ زندہ ہو جائے گا اور کیا اس کا شعور دوبارہ لوٹ آئے گا۔

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

نہ صرف انسان پورے کا پورا جاندار ہے بلکہ انسان کے جسم کا ہر خلیہ اپنے اندر ایک اکائی ہے اور ہر خلیہ جاندار ہے۔ اسی وجہ سے موت کو ڈیفائن کرنا بہت مشکل ہے۔ آج کل موت کو دو طریقوں سے ڈیفائن کیا جاتا ہے۔

1۔ کلینیکل موت۔۔سانس بند، دل کی دھڑکن بند، دماغ کا کام بند۔

2۔ طبیعاتی موت۔۔جب جسم کے تمام اعضا اور خصوصاً دماغ کے تمام خلیے تباہ ہو جائیں۔

کلینیکل موت کے بعد انسان کو زندہ کرنے کے چانسز کافی زیادہ ہیں۔ آج کل دل کے آپریشن کے دوران مریض کے جسم کو ٹھنڈا کر کے اسکا دل بند کر کے اسکا تمام خون نکال لیا جاتا ہے اس سے مریض کا دماغ بھی کام کرنا بند کر دیتا ہے اور مریض کی کلینیکل موت واقع ہو جاتی ہے۔ تاہم اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مریض کے جسم اور خاص طور پر دماغ کے خلیات مرنے نہ پائیں۔ سرجری ختم ہونے کے بعد مریض کے جسم میں اسکا خون دوبارہ داخل کیا جاتا ہے اور جسم کا درجہِ حرارت نارمل کیا جاتا ہے۔ اس سے دل دوبارہ دھڑکنا شروع کر دیتا ہے اور دماغ بھی دوبارہ کام شروع کر دیتا ہے،

لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مردہ کو زندہ کرنا آج کل کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ایسا ہر بڑے ہارٹ ہاسپٹل میں روز ہوتا ہے۔

اگر کلینیکل موت کے بعد چند منٹ کے اندر اندر دماغ کو دورانِ خون بحال نہ کیا جائے تو دماغ کے بیشتر خلیے پانچ سے دس منٹ کے اندر مر جاتے ہیں اور جو خلیے ایک دفعہ مر جائیں انہیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دورانِ خون فوراً بحال نہ ہو سکے تو جسم کو ٹھنڈا کرنے سے خلیوں کی موت کی رفتار کم پڑ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برف میں دھنس کر مرنے والے لوگ بعض اوقات کلینیکل موت کے دو تین گھنٹے کے بعد بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جسم کے کچھ حصوں کے خلیے مر جائیں لیکن انسان زندہ رہے۔ ایسا اکثر ذیابیطس کے مریضوں کے ساتھ یا پھر جسم کے کچھ حصوں کے یخ بستہ ہونے سے ہوتا ہے جسے گینگرین کہا جاتا ہے۔ گینگرین سے جسم کا جو حصہ متاثر ہو اسکے خلیے مر جاتے ہیں اور اگر اس حصے کو کاٹ کر جسم سے الگ نہ کیا جائے تو آہستہ آہستہ تمام جسم مر سکتا ہے۔

اگر ایک دفعہ طبیعاتی موت واقع ہو جائے یعنی دماغ کے تمام خلیے مر جائیں تو پھر دماغ میں خون کی گردش دوبارہ شروع کرنے سے بھی انسان زندہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکمل موت صرف اس وقت واقع ہوتی ہے جب دماغ کے تمام خلیے مر جائیں۔ ایسے انسان میں اگر دل دھڑکتا رہے تو جسم کے باقی اعضا تو زندہ رہتے ہیں لیکن دماغ مر چکا ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کو برین ڈیڈ کہا جاتا ہے اور ان کے جسم کو مشینوں کے ذریعہ سے سالوں تک زندہ رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ اسرائیل کے وزیرِ اعظم ایریل شیرون کے جسم کو ان کی دماغی موت کے بعد آٹھ سال تک زندہ رکھا گیا تھا کیونکہ ان کی فیملی کو امید تھی کہ شاید ان کا دماغ دوبارہ کام کرنے لگے۔

تبصرہ: مصطفیٰ (ممبر)

لغت کے لحاظ سے "روح" دراصل "نفس" اور "دوڑنے" کے معنی میں ہے۔ بعض لغویوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ "روح" اور "ریح" (ہوا) ایک ہی معنی سے مشتق ہیں اور روح انسان جو مستقل اور مجرد گوہر ہے اسے اس نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ یہ تحرک، حیات آفرینی اور ظاہر نہ ہونے کے لحاظ سے نفس اورر دوا کی طرح ہے۔

یہ حقیقت اپنی جگہ کہ آج تک سائنس کی تمام تر ترقی کے باوجود روح کو کسی بھی سائنسی ذریعے سے دیکھا نہیں جاسکا، دیکھنا تو در کنار کسی بھی انسانی پیمائشی آلے کے ذریعے اس کو محسوس نہیں کیا جاسکا ہے مگر اس کے باوجود اگر حیات کا مطالعہ فعلیات کے علم کی مدد سے کیا جائے (جو کہ دراصل حیوانیات کے ساتھ وسیع پیمانے پر طبعیات کے اطلاق کا علم ہے) تو ایسے شواہد لاتعداد سامنے آتے ہیں جن کی تشریح روح کے تصور کے بغیر ممکن نہیں۔

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

روح کو اس نام سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ پرانے زمانے میں کسی کو دماغ کے فنکشن کا نہیں پتہ تھا اور وہ زندگی کو صرف سانس کا مرہونِ منت سمجھتے تھے اور اسی مناسبت سے زندگی کی اساس ہوا کو سمجھا گیا۔

لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ زندگی کا تعلق دماغ سے زیادہ ہے بہ نسبت سانس لینے کے یا دل کے دھڑکنے کے۔ اگر روح کو آج تک دیکھا نہیں جاسکا تو کیا اسکا امکان نہیں ہے کہ روح کا وجود ہی نہ ہو؟ کیا روح کے شواہد اس فورم پر پیش کیے جاسکتے ہیں تاکہ ان پر سنجیدہ بحث ہوسکے؟

سوال: مصطفیٰ صاحب (ممبر)

انسان کے جسم کے اندر لوہا چینی نمک وغیرہ ہے۔ کیا آپ اپنے جسم سے ان سب چیزوں کو نکال سکتے ہیں؟

سوال: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

کمپیوٹر کے اندر سلیکون، لوہا، پیتل وغیرہ ہے۔ کیا آپ اپنے کمپیوٹر سے یہ سب چیزیں نکال سکتے ہیں؟